ان اللہ مع الصابرین

حق حق حق

حالاتِ طیبات حضرت سیدنا مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ

موسومہ

حقیقتِ گلزارِ صابری

— مؤلفہ —

مخدومِ زمن شاہ محمد حسن صابری چشتی رامپوری قدس سرہٗ

E-BOOK Compiled By:- SABRIA & FAMILY
Dated :- 10th April 2005. 01 Rabi UL Awal 1426.
Location DOHA; QATAR

چھتیسویں ۳۶ سردار حضرت شاہ محمد عبد اللہ صاحب قدوسی رحمۃ اللہ علیہ

جب حضرت نعمت اللہ صاحب کی عمر ۲۲ برس کی ہوئی تو تاریخ اکیسویں ۲۱ ماہ شوال سنہ ۱۱۶۰ھ ہجری کو بروز دوشنبہ وقت عصر کے بمقام رام پور حضرت شاہ محمد عبد اللہ صاحب قدوسی تولد ہوئے یوم ولادت سے آثار مادرزاد ولایت کے نمایاں تھے تھوڑی عمر میں قرآن مجید حفظ کر کے علوم ظاہری میں فضیلت حاصل کی اور تاریخ تیرھویں ماہ شعبان سنہ ۱۱۸۰ھ ہجری کو بروز چہارشنبہ بعد نماز ظہر کے اپنے والد ماجد حضرت شاہ نعمت اللہ صاحب سے ہر دو خاندان حنفیہ میں بترتیب مرقومہ بالا خلافت حاصل کی۔ سات برس کامل جذب رہا جب جذب سے افاقہ ہوا، تو خلق اللہ کو ہدایت فرمانے لگے۔ ہزاروں آدمی نعمت حفظ قرآن سے فیضیاب ہوگئے۔ باقی تمام حال آپ کا مثل حضرات محررہ بالا ہے اور جب عمر شریف حضرت شاہ حافظ محمد عبد اللہ صاحب پچاس برس کی ہوئی تو تاریخ یکم ماہ رجب سنہ ۱۲۲۰ھ ہجری کو بروز چہارشنبہ وقت شب یعنی شب پنجشنبہ کو بمقام بلاس پور فقیر شاہ محمد حسن صابری چشتی قدوسی حنفی مؤلف کتاب ہذا پیدا ہوا۔ یوم ولادت سے اس فقیر کو حضرت عمومی شفیق لی مع اللہ گاہ میاں غلام شاہ صاحب معصوم قطب ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے کنار شفقت میں لے کر شبانہ روز پیش نگاہ اپنی پرورش فرما کر علم ظاہری سے بھی مستفیض کیا اور فقیر مؤلف کتاب کو ساڑھے نو برس کی عمر میں بتاریخ گیارھویں ماہ ذلحجہ سنہ ۱۲۲۹ھ ہجری کو بروز جمعہ بعد نماز ظہر حضرت شاہ عبد الکریم صاحب کے مزار شریف پر والد ماجد حضرت شاہ محمد عبد اللہ صاحب نے اپنے ہاتھ پر بیعت توبہ سے ہر دو خاندان اصغری میں

کرامت اولیاء حق کا مصداق ہے چنانچہ حضرت شاہ عبدالکریم صاحب تحریر فرماتے
ہیں کہ اے برخوردار میاں غلام شاہ تم سے بعد اس فقیر کے محمد امیر شاہ نامی اولاد
سید جلال بخاری میں سے مستفیض ہوگا۔ اور یہ مرتبہ شہنشاہی ولایت کا اس کو پہنچے
گا اور اسی صاحب ارشاد علو العزم والمرتبہ سے بعد کو تمہاری اولاد میں حاصل ہو دینے
گا جس کو تمہاری اولاد میں حاصل ہوگا نہ برادر زادہ فقیر مسمی حافظ محمد عبداللہ صاحب سے
۱۲۲۰ھ ہجری میں فرزند پیدا ہوگا اور اس کے نام کا تقرر تم سے کرایا جائے گا تم اس
لڑکے کو اپنی فرزندی میں لے کر نام اس کا محمد حسن رکھنا اور اس کی ولادت میں مادر
اس کی کے شیر نہ ہوگا فرزند من تم اپنی بی بی صاحبہ کی گود میں ڈال دینا اس کے دیکھنے
سے دودھ کی فوراً ترشح ہو جاوے گی اور پھر آخیر کو دودھ کی کمی ہوگی تو اس
سعید ازلی کو بکری کا دودھ پلانا ضرور ہے کہ یہ سنت سنیہ حضرت خیر البشر
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ہے جو اللہ تعالےٰ اس فرزند ازلی اور ارجمند ابدی
سے ادا کرا دے گا یہ خبر فقیر کو اوپر سے ملتی چلی آئی ہے زیادہ راز قابل افشا نہیں ہے
اور قریب دس برس کے تمام علم ظاہر سے فیض یاب ہو کر تم سے طلب خدا کی حاصل
کرے گا تم اس لڑکے کو پہلے اس کے پدر بزرگوار سے بیعت حنفیہ حاصل کرا کے ڈیڑھ
برس کے بعد بہ لب دریا لے جا کر بیعت باطنی سے مستفیض کر کے روانہ طرف مقصود
اصلی کے کر دینا بعد تمہارے قریب اکتیس ۳۱ سال کے وہ واپس آئے گا اور محمد امیر
شاہ سے شہنشاہ ولایت کے مراتبات حاصل کر کے کل مکتوبات لطائف وغیرہ
وصول کرے جو کہ اس فقیر نے اسم بزرگان دین کے اجازت یافتہ جمع کر رکھے ہیں
اس کو ترکیب دے کر ایک خلاصہ مکتوبات کا مثل تواریخ کے کر دے گا اور
مکتوبات لطائف وغیرہ بعد جمع کر دینے احوال موصوفہ کے ایک ابدال بحکم
سرودی صلے اللہ علیہ وسلم آ کر لے جاوے گا اور جمیع مکتوبات لطائف کو حضرت
امام مہدی علیہ السلام کے تفویض کر دے گا اور زمانہ حضرت امام مہدی علیہ
السلام کا ۱۴۰۰ھ ہجری کے قریب ہوگا اور اس فرزند ازلی سے کوئی شخص ایسا

فیض یاب نہ ہوگا جس کے مکتوبات نصاب سپرد کیے جائیں گے مگر فیض باطنی اس کی صورت سے کثیر طالبان حق کو طرح طرح کا پہنچے گا اور علاوہ چودہ خانوادوں کے اور چار سلسلے اور ہر دو سلاسل حنفیہ علوی استارہ قسم کا فیض اس سے جاری ہوگا اور جو شخص کہ اس سے فیض باطنی حاصل کر کے اس سے نسبت رکھے گا اس کو نسبت قوی اور فیض

- - - - - - - - - - - -

کثیر ہوگا اور غلبہ کیفیت میں قرب حضرت احدیت صرفہ اور حضرت وحدت اور حضرت واحدیت بدرجہ اتم حاصل ہوگا جب فقیر مکتوبات حسب الوجود معائنہ کر چکا تو حضرت عم ممدوح نے احکامات سفر کے تعلیم فرمائے اور ارشاد کیا کہ فرزند عزیز کچھ کیفیات اور تبرکات اور اذکار مکتوبات مع اسناد معتبرہ ایک سو پچیس سلاسل مفصلہ ذیل کے تمہارے گھر میں موجود ہیں اگر ان سے زیادہ کسی مجاز مرفوع الاجازت کے پاس کوئی سلسلہ دستیاب ہو تو بہر طور سابقہ انہیں شروط مرعیہ اور قیود مستمرہ کے ضرور حاصل کرنا تفصیل سلاسل ۱۲۵ موجودہ خاندان صابریہ چشتیہ قدوسیہ پندرہ واسطوں سے خاندان نظامیہ چشتیہ پندرہ واسطوں سے خاندان قادریہ سترہ واسطوں سے خاندان نقشبندیہ سات واسطوں سے خاندان اویسیہ پانچ واسطوں سے خاندان مداریہ گیارہ واسطوں سے خاندان قلندریہ سات واسطوں سے خاندان سہروردیہ نو واسطوں سے خاندان شطاریہ سات واسطوں سے خاندان کبرویہ آٹھ واسطوں سے خاندان شاذلیہ تین واسطوں سے خاندان (حنفی زینبی منسوب حضرت امام اعظم ابو حنیفہ نعمان کوفی سراج امت اور مصدر اس سلسلہ کیفیت عجیبہ باطنی کے حضرت عثمان جامع القرآن رضی اللہ تعالیٰ عنہ باجازت قرآن شریف کے ہیں۔) سات واسطوں سے خاندان یافعیہ طبریزی دو واسطوں سے خاندان انسیہ پانچ واسطوں سے خاندان عزیزیہ ایک واسطہ سے خاندان جباریہ ایک واسطہ سے خاندان عالیہ حنفیہ (یعنی منسوب حضرت محمد حنیف صاحب فرزند حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ) پانچ واسطوں سے بعدہٗ حضرت عم مکرم نے ایک کاغذ تحریر فرما کر بطور تعویذ کے فقیر مؤلف کتاب کے

قوم فرنگ کا دہلی پر محیط ہونا

سنہ ۱۲۱۹ ہجری میں سردار حنفیہ عجم نے بامر باطن عالی گوہر بادشاہ کو قوم فرنگ کے ماتحت کر کے انگریزوں کو دہلی پر محیط کر دیا سنہ ۱۲۲۱ ہجری میں عالی گوہر نے قضا کی۔

حضرت عثمان مغربی سردار خفیہ عرب کا حال

اور اسی سنہ ۱۲۲۱ ہجری میں حضرت صادق احمد بن غلام قادر دمشقی سردار حنفیہ عرب نے انتقال فرمایا اور بجائے ان کے خلیفہ اکبر حضرت عثمان مغربی محمود احمد سردار حنفیہ عرب مقرر ہوئے۔ یہ حضرت بارہویں ربیع الاول سنہ ۱۲۰۷ ہجری کو پیدا ہوئے اور ستائیسویں شعبان سنہ ۱۲۲۰ ہجری میں خلافت حاصل کی اور پانچویں شوال سنہ ۱۲۶۰ ہجری کو وفات پائی۔

احوال انتقال عالی گوہر و تقرر اکبر شاہ ثانی

اور اسی سال سنہ ۱۲۲۱ ہجری میں عالی گوہر بادشاہ کے انتقال کے بعد حضرت شاہ نعمت اللہ صاحب سردار حنفیہ عجم نے ابوالنصر معین الدین محمد اکبر ثانی بن شاہ عالم عالی گوہر بادشاہ کو برائے نام تخت دہلی پر متمکن کیا اور معرفت ابدال کے حضرت میاں غلام شاہ صاحب معصوم قطب زمانی صابریہ قادریہ و نظامیہ کو اطلاع دی ان حضرت نے وصیت نامہ محررہ بلا ارقام فرما کر اسی ابدال کے ہاتھ سردار خفیہ مذکور کے پاس بھیج دیا ان حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت پھیر

حضرت میاں غلام شاہ صاحب صابریہ کے پاس ارسال کیا ان حضرت نے بادشاہ
مذکور کی منظوری کا حکم حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے منگالیا تھا لیکن
اس کو جاری نہیں کیا اس واسطے کہ حضرت میاں غلام شاہ صاحب کو باطن سے
علم ہوگیا تھا کہ بادشاہت اس خاندان سے نکل کر قوم فرنگ کو عطا ہو چکی ہے صرف
نام اور عزت چندے باقی رہی ہے کیوں کہ اس خاندان میں فسق و فجور بکثرت ہوتا
ہے جو موجب تباہی اس قوم کا ہے سات مہینے پندرہ دن کے عرصہ میں
جب فسق و فجور کی زیادہ کثرت ہوئی تو ۱۲۲۲ھ ہجری میں یہ دیکھ کر حضرت نعمت اللہ
صاحب سردار خفیہ علیہم نے بحکم باطن اس بادشاہ کو سعید سے معزول و حکومت سے
معذور کر کے بوساطت قطب لندن شاہ جارج سوم ملک انگلستان کی فوج دہلی پر
بخوبی مسلط کر دی اور بادشاہ مذکور کو قطعی قوم نصاریٰ کا ماتحت کر دیا ابو النصر معین الدین
محمد اکبر شاہ ثانی بہت ذلیل و خوار رہا آخر کو حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین
صاحب محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضر ہو کر تا شب ہوا حضرت
ممدوح نے عالم امثال میں بشارت دی کہ اکبر تو بادشاہ دو جہاں حضرت مخدوم علاؤالدین
علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء قطب عالم اغیاث ہند کے
آستانہ کرامت نشانہ پر جا اور سخت توبہ کر امید ہے کہ خطا تیری عفو ہوگی لیکن حکومت
نصیب نہ ہوگی اس واسطے کہ حکمرانی تمام ہندوستان کی بامر شاہ فرنگ کو دیدی گئی
ہے اب بادشاہت دہلی ماتحت شاہ فرنگ رہے گی اکبر شاہ بموجب ہدایت
حضرت محبوب الٰہی صاحب کے بارگاہ عرش پناہ حضرت مخدوم دو جہاں کے حاضر
ہوا حضرت ممدوح نے عالم رویا میں ارشاد فرمایا کہ تیری معذرت ہم نے قبول
کی تو ایک عرضی میاں غلام شاہ صاحب صابریہ مصطفےٰ آبادی کی خدمت میں معرفت
سید عبد القادر شاہ جہانپوری کے جو تیری توشہ خانہ کا داروغہ ہے بھیج دے
وہ تیری بادشاہت برائے نام کر دیں گے مگر حکومت تمام ہندوستان پر زمانہ حضرت
امام مہدی علیہ السلام تک شاہان اسلام کی نہ ہوگی اکبر شاہ یہ سن کر پیران کلیر شریف

سے دہلی آیا اور معرفت سید عبد القادر صاحب کے حضرت میاں غلام شاہ صاحب صابریہ کے حضور میں عرضداشت بھیجی ان حضرت نے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس عرضی پر منصب بادشاہت کی منظوری کا حکم قبول کرا کر معرفت ایک جن ہوائی کے سردار حنفیہ مذکور کے پاس روانہ کر دیا حضرت شاہ نعمت اللہ صاحب سردار حنفیہ نے لعبدہ حکم سروری ۱۲۲۳ھ ہجری میں ابوالنصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی کا ماتحت قوم فرنگ جلوس کرا کر حضرت میاں غلام شاہ صاحب صابریہ قادریہ نظامیہ کو بوساطت ابدال اطلاع کر دی ان حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا مرقوم فرما کر اسی ابدال کے ہاتھ سردار حنفیہ مذکور کے پاس بھیج دیا اور وصیت نامہ مرقومہ بالا میں یہ اور لکھ دیا کہ قطب دہلی بوقت نصف شب بادشاہ مذکور کے پاس جا کے اور ہدایت کر دے کہ وصیت نامہ کی بخوبی پابندی کی جاوے ورنہ اس قدر نام بادشاہت کو باقی ہے یہ حضرت بادشاہ دو جہاں مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر صاحب ختم الشاہ الارواح سلطان الاولیاء کا عطا کیا ہوا ہے یہ بھی جاتا رہے گا اور اولاد بھی اس سے محروم رہے گی غرض یہ وصیت نامہ سردار حنفیہ مذکور نے قطب دہلی کے پاس روانہ فرمایا قطب دہلی نے بموجب حکم مصدرہ بالا بادشاہ کو اس ہدایت سے مطلع کیا لیکن افسوس ہے کہ اکبر شاہ مذکور نے وصیت نامہ کی پوری پوری تعمیل نہ کی سنہ ۱۲۳۴ ہجری مطابق سنہ ۱۸۲۰ء میں شاہ جارج سوم والی انگلستان نے ساٹھ برس حکومت کر کے قضا کی۔

احوال تخت نشینی شاہ جارج والی انگلستان

حضرت عثمان مغربی بن محمود احمد سردار حنفیہ عرب نے فوراً اس کی جگہ شاہ جارج چہارم بن جارج سوم کو تخت انگلستان پر بٹھا کر سنہ ۱۲۳۴ ہجری میں اس کا جلوس کرا دیا اور معرفت ابدال کے حضرت میاں غلام شاہ صاحب معصوم

قطب زمانی کو اطلاع کردی۔ ان حضرت نے وصیت نامہ موافق انتظام باطنی مشتمل بر ہدایت رعایا پروری تحریر فرما کر اسی ابدال کے ہاتھ سردار حنفیہ عرب کے پاس بھیج دیا ان حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ ابدال کے حضرت عبدالرشید صاحب سردار اکبر حنفیہ عرب و عجم کے پاس ارسال کی ان حضرت نے حکم منظوری بادشاہ مذکور کا باطن سے کرا کر قطب لندن کے پاس بھیج دیا اس نے بوقت شب تخلیہ میں جا کر وصیت نامہ سنا دیا اور وہ پابند وصیت نامہ ہو کر حکمرانی کرنے لگا۔ سنہ ۱۲۲۵ھ میں شاہ نعمت اللہ صاحب سردار حنفیہ عجم نے رحلت فرمائی۔

احوال ایام حکومت باطنی حضرت محمد عبداللہ قدوسی سردار حنفیہ

اور بجائے آپ کے خلیفہ اکبر حضرت شاہ محمد عبداللہ صاحب قدوسی گنگوہی سردار حنفیہ عجم مقرر ہوئے یہ حضرت اکیسویں شوال سنہ ۱۱۶۰ہجری میں پیدا ہوئے اور تیرھویں شعبان سنہ ۱۱۸۰ہجری کو خلافت حاصل کی اور اٹھارویں رمضان سنہ ۱۲۵۴ھ میں وفات پائی اور سنہ ۱۲۴۳ہجری میں حضرت میاں غلام شاہ صاحب معصوم قطب زمانی صابریہ قادریہ نظامیہ نے حضرت احدیت صرفہ میں وصل اتم فرمایا۔

احوال ایام خلافت حضرت شاہ محمد امیر صاحب صابریہ قادریہ نظامیہ

اور بجائے آپ کے خلیفہ اکبر حضرت شاہ محمد امیر صاحب قطب الارشاد

صاحب حق صابریہ ونظامیہ قادریہ نے سلطنت حقیقت معنوی پر نزول اجلال فرمایا یہ حضرت چوتھی رجب سنہ ۱۲۰۲ ہجری کو اس عالم ظہور میں جلوہ گر ہوئے اور دوسری شعبان سنہ ۱۲۳۹ھ کو شرف خلافت حاصل کیا اور تیئسویں صفر سنہ ۱۲۹۰ھ کو حضرت احدیت صرفہ میں وصال فرمایا سنہ ۱۲۴۴ھ میں شاہ جارج چہارم نے دس برس حکومت کرکے قضا کی یہ بادشاہ اوّل تو پابند وصیت نامہ کا رہا بعد کو انحراف کیا عیاشی میں بکثرت مصروف ہوا -

ذکر تخت نشینی شاہ ولیم چہارم

یہ دیکھ کر فوراً سردار خفیہ عرب نے اس کو قدم سے معزول یعنی ہلاک کرکے اس کی جگہ شاہ ولیم چہارم کو تخت انگلستان پر بٹھا کر سنہ ۱۲۴۶ ہجری میں اس کا جلوس کرادیا اور معرفت ابدال کے حضرت شاہ محمد امیر شاہ صاحب قطب الارشاد صابریہ قادریہ نظامیہ کو اطلاع دی ان حضرت نے بقاعدہ وصیت نامہ متضمن ہدایت عدالت و رعایا پروری ارقام فرماکر اسی ابدال کے ہاتھ حضرت عبدالرشید صاحب سردار خفیہ عرب وعجم کے پاس روانہ کیا ان حضرت نے حکم منظوری بادشاہ مذکور کا باطن سے حاصل کرکے قطب لندن کے پاس بھیج دیا اور شب کے وقت لندن کے قطب نے اپنی قوت روحانی جاذبہ سے وہ وصیت نامہ بادشاہ کو سنا کر اس کا پابند کرادیا بادشاہ نے وصیت نامہ کا اقرار کیا الغرض آٹھ برس عمدہ طور سے سلطنت کرکے مرگیا۔

ذکر تخت نشینی ملکہ کوئن وکٹوریہ

بجائے اس کے ملکہ کوئن وکٹوریہ کو سردار خفیہ عرب نے تخت انگلستان پر متمکن کیا اور سنہ ۱۲۵۲ ہجری مطابق سنہ ۱۸۳۷ء میں جلوس کرا کر معرفت ابدال کے حضرت

شاہ محمد امیر شاہ صاحب قطب الارشاد صابریہ قادریہ نظامیہ کو اطلاع کی ان حضرت
نے وصیت نامہ اس مضمون سے کہ خلق اللہ پر ظلم نہ ہو رقم فرما کر اسی ابدال
کے ہاتھ سردار حنفیہ عرب کے پاس روانہ کیا ان حضرت نے منظوری بادشاہت
مع وصیت نامہ بذریعہ ابدال کے حضرت عبدالرشید صاحب سردار اکبر حنفیہ عرب و
عجم کے پاس ارسال کیا ان حضرت نے حکم منظوری ملکہ وکٹوریہ کا باطن سے نافذ
کراکر قطب لندن کے پاس بھیج دیا وہ حکم باطنی کے موافق ملکہ موصوفہ کو سلطنت
کرانے لگا اور اپنی قوت روحانی جاذبہ سے ملکہ مذکورہ کو وصیت نامہ سنا دیا اور
بتصرف باطنی و عدالت کا وعدہ کرایا ۱۲۵۳ھ میں ابوالنصر معین الدین محمد اکبر شاہ
نے بتیس برس پایۂ تخت بادشاہ انگلستان کی بادشاہت کرکے قضا کی اور اس وجہ سے
کہ مرنے سے چار برس قبل حضرت شاہ محمد امیر شاہ صاحب قطب الارشاد ممدوح کی
غلامی میں داخل ہو گیا تھا۔ با ایمان دنیا سے گیا اور خاتمہ بخیر ہوا۔

ذکر احوال تخت نشینی ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ

حضرت شاہ محمد عبداللہ صاحب سردار حنفیہ عجم نے بادشاہ مرحوم کی جگہ ابو
ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بن اکبر شاہ کو مقرر کیا ۱۲۵۳ھ میں بمقام دہلی جلوس
کراکر معرفت ابدال کے حضرت شاہ محمد امیر شاہ صاحب صابریہ قادریہ و نظامیہ
کو اطلاع کی ان حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا رقم فرما کر اسی ابدال کے ہاتھ
سردار حنفیہ موصوف کے پاس بھیج دیا ان حضرت نے وصیت نامہ مذکورہ
بادشاہ مذکور کو سنا کر پابند وصیت نامہ کا کر دیا بعدہٗ بادشاہ مذکور کے
اقرار و پابندی وصیت نامہ کے احوال سے معرفت ابدال کے حضرت عبدالرشید

صاحب سردار اکبر حنفیہ عرب و عجم کو اطلاع دی آنحضرت نے حکم ماتحتی فرنگ منظوری بادشاہ مذکور کا حضرت سرور عالم صلعم سے صادر کرا کر ابدال درجہ اوّل کے توسط سے حضرت علو العزم والمرتبہ صابری و قادری کے بھیج دیا ان حضرت نے قطب دہلی کے پاس مرسل کیا وہ امر سروری کا پابند ہو گیا سنہ ۱۲۵۴ ہجری میں حضرت شاہ محمد عبداللہ صاحب قدوسی گنگوہی سردار حنفیہ نے رحلت پائی -

ذکر تخت نشینی حضرت عرب حسن صاحب سردار حنفیہ

اور بجائے آپ کے حضرت عرب حسن صاحب سردار حنفیہ مقرر ہو گئے یہ حضرت ماہ رجب سنہ ۱۲[illegible]ھ میں پیدا ہوئے اور گیارھویں ذوالحجہ سنہ ۱۲۲۲ھ کو خلافت حاصل کی ان حضرت کی وفات ابھی نہیں ہوئی اس واسطے مرفوع القلم نہ آئی بادشاہ مذکور نے ستائیس سال چند ماہ سلطنت کی اور بادشاہ کے نام سے اس عالم میں موسوم رہا لیکن پندرہ برس تک یہ بادشاہ مع متعلقین کے وصیت نامہ کا پابند رہا بعد اس کے بارہ برس تک مع متعلقین کے اطاعت وصیت نامہ سے انحراف کیا اور چونکہ امر سروری صادر ہو چکا تھا کہ یہ سلطنت ماتحت قوم فرنگ کے باقی رہے گی اس لیے بادشاہ مذکور کو سردار حنفیہ موصوف نے قدیم سے معزول یعنی ہلاک نہیں کیا صرف کثرت فسق و فجور دیکھ کر جدید سے معزول کر دیا اور بموجب فرمان حضرت علو العزم والمرتبہ صابریہ قادریہ و نظامیہ کے حضرت عبدالرشید صاحب سردار اکبر حنفیہ عرب و عجم کو ہر سال اس کی کیفیت سے اطلاع دیتے رہے وہاں سے ہر سال یہی حکم صادر ہوتا تھا کہ ظاہر سے ہدایت کر دیا کرو اور ہر قطب دہلی ہر روز بادشاہ کے احوال کو معرفت ابدال درجہ اوّل کے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

کے حضور میں عرض کرتا رہتا وہاں سے ہر روز یہ حکم ہوتا کہ یہ بادشاہ داخل طریق ہے
اور مجھ کو اپنے اولیاء کی خاطر منظور ہے شاید یہ اپنی حرکات ناشائستہ
سے کل باز آجاوے حتیٰ کہ بارہ برس تک مہلت دی کہ اس عرصہ میں راہ راست
اختیار کرے اگر اس مہلت میں بھی یہ بادشاہ اپنی حرکات بد سے باز نہ آوے تو اس
معصیت زدہ کو مع متعلقین کے حضرت سلطان نظام الدین محبوب الٰہی کے سپرد کیا
جاوے اس کو اختیار ہے کہ جو چاہے کرے آخر الامر جب بادشاہ مذکور نے بعد انقضائے
مدت بارہ سال کے راہ راست پر قدم نہ رکھا تو ۱۲۶۹ھ میں حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلطان سید نظام الدین محبوب الٰہی کے اس کو سپرد کر دیا
ان حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان
الاولیا قطب عالم اغیاث ہند بہ اور رفیق طریق حقیقی اپنے کے تفویض کیا ان حضرت
نے اپنے خاندان کے علو العزم والمرتبہ مرفوع الاجازت حضرت شاہ محمد امیر شاہ صاحب
قطب الارشاد کو مطلع فرمایا۔ ان حضرت نے معرفت ابدال درجہ دوم کے حکم نامہ باطنی
پاس سردار خفیہ حضرت عرب حسن صاحب کے جاری کر دیا اور میعاد بھی مقرر فرما دی
کہ اس عرصہ میں تخمیناً دو لاکھ چند ہزار چند صد و چند نفر سختی کے ساتھ بلکہ سختگی تدم یعنی قدم
سے معزول یعنی ہلاک کیے جائیں اور بادشاہت ماتحت فرنگ بھی موقوف کر کے
قوم فرنگ مستقل حکمراں کر دی جائے کہ زمانہ امام مہدی علیہ السلام کا قریب ہے
کفر ترقی پکڑے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے لیکن خلق اللہ ظلم سے محفوظ رہے اور فسق و فجور
کی سزائے کامل حضرات اقطاب و اغیاث حدود عرب و عجم دیا کریں گے اور ہر
زمانہ کے علو العزم والمرتبہ صابریہ شہنشاہ ولایت سے اس کا عہدہ مقرر ہو
جائے گا کہ فلاں قطب عالم اغیاث ہند کے ماتحت حضرات اقطاب و اغیاث
و نقبا و نجبا و رفبا و ریوان و اولاد عشقوش و جماعت رجال الغیب و اولاد قمرری جوشش
ہیں اور فلاں نام کے فلاں فلاں مقام میں مقرر ہے اور ان تو جماعتوں کا حال سلسلہ
حنفیہ کے بیان میں اول تحریر ہو چکا ہے۔ الغرض ۱۲۷۳ھ ہجری مطابق ۱۸۵۷ء

تک بہادر شاہ بادشاہ کا بموجب حکم سروری استفسار کیا گیا کہ یہ راہ راست اختیار کرے لیکن وہ مع اپنے متعلقین کے معصیت سے باز نہ آیا اور وصیت نامہ سے منحرف رہا۔ تب سنہ ۱۲۷۳ھ میں حضرت علو العزم والمرتبہ صابریہ و قادریہ و نظامیہ موصوف پر ولایت عیسوی سے ولایت ابراہیمی کا ظہور ہوا بعد چند ماہ کے ولایت ابراہیمی کا نزول ہو کر بکیفیت تمام و کمال ولایت موسوی کا عروج شروع ہوا۔ عروج ولایت موسوی پر ولایت محمدی جوش میں آئی ولایت جوش محمدی میں ولایت آدمی نے عروج و نزول پکڑا۔ اس وقت حضرت علو العزم والمرتبہ ممدوح کے قلب صنوبری سے سولہویں مرتبہ کا ارتقا ہوا اور اوّل درجہ کے الہام کے ساتھ امر ربی نے ظہور کیا کہ حسب صدور القا و الہام پیشین گوئی مخدومی مرقومہ بالا کو جاری کرو۔ حضرت علو العزم والمرتبہ موصوف نے بذریعۂ معرفت ابدال درجہ دوم کے حضرت سردار حنفیہ مذکورہ کو امر ہدایت کیا انہوں نے اسی وقت ہر اقطاب و اغیاث متعینہ ملک و دیار و افواج انگریزی کو احکام الٰہی سے مطلع کیا اقطاب و اغیاث وغیرہ نے فی الفور انگریزی فوج کے قلبوں میں فساد ڈال دیا جس کے باعث کشت و خون ہونے لگا جب کشت و خون بموجب احکام اغیاث ہند قطب عالم کی حد کو پہنچ گیا تو عرصہ ایک سال پانچ ماہ میں ولایت محمدیہ کا بھی جوش فرو ہو گیا حضرات اقطاب و اغیاث وغیرہ نے اپنی قوت روحانی جاذبہ اس کا طل ڈالا اور بہت ظلم و فسق و فجور مسلمانوں کے دجوہ نام کے مسلمان تھے اور اسلام کے پردہ میں گوناگون ظلم کرتے تھے اور مبتلائے فسق فجور رہتے تھے۔ بامر حضرت شہنشاہ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم مفسدوں کو سزا دی گئی۔ حضرت سردار حنفیہ نے بعض کو قدیم سے معزول یعنی ہلاک کرا دیا اور بعض کو مع ابوظفر بہادر شاہ والی دہلی کے جدید سے معزول یعنی قید فرنگ میں مقید کیا اور بحکم حضرت محمد عبد الرشید صاحب سردار اکبر حنفیہ عرب و عجم کے قوم فرنگ کو مستقل حکمرانی ہندوستان کی کرا دی گئی اور سنہ ۱۲۷۴ھ سے بوساطت حضرت علو العزم والمرتبہ صابریہ و قادریہ و نظامیہ نے بامر باطن مستقل بادشاہت ہندوستان کی ملکہ کوئین وکٹوریہ کو دی گئی اور حضرت

سردار حنفیہ عجم نے حضرات اقطاب اغیاث وغیرہ کو فرمان سرمدی احکام پہنچا دیئے کہ گو فسق و فجور کی کثرت ہو جس کی سزا وہ آپ پائیں گے لیکن خلق اللہ پر ظلم نہ ہونے دیں اور جو اس کے خلاف کرے فی الفور اس کی سرکوبی کی جائے اور بلا اطلاع حضرت علو العزم والمرتبہ موصوف حضرت سردار اکبر حنفیہ ممدوح کے اس کو قدیم یا جدید سے معزول کر دیا اور بعد کو اطلاع کیا کرو۔ الحاصل جب ظفر شاہ کو ستائیس برس پورے ہو گئے اور یہ راہ راست پر نہ آئے تب حضرت سردار حنفیہ مذکور نے ۱۲۷۹ھ میں ابو ظفر سراج دین محمد بہادر شاہ کو قید فرنگ میں قدیم سے معزول یعنی ہلاک کر کے شاہان مغلیہ حکمرانان ہندوستان کا خاتمہ کیا مرد شاہ ہند در قید فرنگ کسی نے خوب لکھا ہے اور شہزادہ جواں بخت ولی عہد بہادر شاہ اور زینت محل میں حضرت عثمان مغربی بن محمود احمد سردار حنفیہ عرب نے انتقال کیا۔

ذکر احوال حضرت شہاب الدین اسودی بن سہیل طبری سردار حنفیہ

اور بجائے ان کے خلیفہ اکبر حضرت شہاب الدین اسودی بن سہیل طبری سردار حنفیہ عرب مقرر ہوئے یہ حضرت پانچویں صفر ۱۲۲۹ھ ہجری کو پیدا ہوئے اور تیرھویں محرم ۱۲۳۶ھ ہجری میں خلافت حاصل کی اور پانچویں رجب ۱۳۰۱ھ میں وفات پائی اور اس کیفیت حنفیہ عرب سے بھی فقیر ممتاز ہوا سلاسل کیفیت حنفیہ عرب و عجم کا جس میں اہل خدمات باطنی ہوتے ہیں عجیب مذاق ہے جو اس کیفیت کا صاحب مذاق ہوتا ہے وہی اس حکومت کا ذائقہ جانتا ہے زیادہ تشریح کی ممانعت ہے مگر جو طالب صادق اور فی الاصل مرشد ہوتا ہے اس پر اس کا انکشاف ہو جاتا ہے اور اس کا کشف بعض کو بوجہ سبب عطا کیا جاتا ہے ۱۲۹۰ھ میں حضرت

مرشد ہادی مطلق پیر دستگیر حضرت شاہ محمد امیر شاہ صاحب قطب الارشاد صاحب حق صابریہ وقادریہ ونظامیہ نے حضرت احدیت صرف میں وصال فرمایا اور جن کیفیات علوالعزمی سے بجمیع نعمائے باطنی مسند آرائے حقیقت صابریہ وقادریہ ونظامیہ وغیرہ آپ نے شرف بخشا پایا تھا بجنسہ اپنی نعلینوں کو اس فقیر بے توقیر کفش بردار شاہ محمد حسن صابری چشتی قادری قدوسی نظامی حنفی مؤلف کتاب ہذا پر سایہ فگن فرمایا اور جو دوسری طرح سے در باب شاہان ہفت اقلیم کلاں وخورد راجستان و ہند وامرایان عرب وعجم وغیرہ کے احکامات جاری ہوتے ہیں وہ کچھ بحکم ارواحی اور کچھ بامرانقار والہام اور کچھ بوساطت تیرہ جنات مذکورہ کے عمل میں آتے ہیں اور فقیر نے احکام بالا کا اجرا چار صورتوں سے ہوتا ہے جن میں ایک اکبر ایک اصغر ایک نائب ایک نیب ہے یہ جملہ معترضہ اجمالی قلم بند کیا گیا تفصیل کی ممانعت ہے اور علاوہ کیفیت بالا کے اس امیر دوجہاں نے اپنی ہستی ذاتی جذبہ سازج سے اس کفش بردار کی خودی کو کھو دیا مولا غلام میں اور غلام مولا میں پوشیدہ ہو گیا ذرہ کو آفتاب بنادیا وہم ہستی دوئی جاتا رہا قول مؤلف ۔ ؎

نہ لو دھوکہ سے نام تم اس کا حسن
اس میں تجلی ذات ہے مبین
میرا جسم وجان ہے امیر کا تن

بلا شبہ یہ جسم حسن نہ رہا فقیر مؤلف کتاب ہذا اختتام بیان پر بعد آداب گزارش پرداز ہے کہ سنہ ۱۲۷۴ھ مطابق ۱۸۵۷ء ایام غدر سے احکام و انتظام باطنی اور قاعدہ پر جاری ہوئے ہیں کیوں کہ وہ ولایت عیسوی کا دور ہے اب وہ قاعدہ نہ رہا جو شاہان دہلی کے حال میں لکھا گیا ہے لہٰذا بنظر خیر خواہی خلائق تحریر کیا جاتا ہے کہ ہر صاحب حکومت پر خواہ کوئی مذہب رکھتا ہو فرض ہے کہ خواجگان چشت کا محب رہے اور خاص صابریہ عالیہ کے خلیفہ اکبر کی دل سے اطاعت کرنے کہ اس میں موجب خوشنودی حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم

تھی اور کسی سے ہم کلام نہ ہوتے تھے۔

ساتواں خرق۔ یہ ہوا کہ ہنگام عرس شریف حضرت بادشاہ دوجہاں مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا قطب عالم اغیاث ہند رحمۃ اللہ علیہ بتاریخ تیرھویں ماہ ربیع الاول سنہ ۱۲۷۸ ہجری کو سعید ازلی برخوردار شاہ رؤف حسن نے اس کتاب حقیقت گلزار صابری کو از اول تا آخر مجلس عام میں پڑھا جس میں صاحبزادگان حضرت مشکلکشا بندگی عبد القدوس گنگوہی قطب عالم اور بہت سے فقرا اور عوام الناس جمع تھے ہر ایک متنفس اس بیان معجز نشان کو سن کر مسرور و شاد ہوا لیکن اس کتاب کے بعض بیان سے غلام علی شاہ مجاور درگاہ عرش پناہ نے انکار کیا تھوڑے عرصہ کے بعد تمام جسم اس کا کوڑھی ہو گیا اور بدن سے نہایت بدبو آنے لگی جس کو تمام ساکنان کلیر نے معائنہ کیا اور ہر ایک نے صاف صاف منہ پر اس کے کہہ دیا کہ غلام علی شاہ وہ جو تو نے بعض احوال سرکار عالی جاہ حضرت بادشاہ دوجہاں سے انکار کیا تھا یہ اسی کا نتیجہ مرتب ہوا ہے اسے کم بخت توبہ کر اور اپنے خیال بد سے باز آ۔ آخر کار غلام علی شاہ تائب ہوا لیکن اسی حالت خراب میں قضا کر گیا۔

نظم مؤلف

حضرت مخدوم مخدوم انام — دستگیر بیکساں خاص و عام
شاہ کی حاجت روائی شان ہے — مظہر فیض الٰہی آن ہے
دست حضرت دین پناہی کی کفیل — مہر حضرت حق رسائی کی دلیل
مہر حضرت مایہ حاجات خلق — نام حضرت دافع آفات خلق
گر کسی مشکل سے تم حیرت میں آؤ — نام حضرت کا زبان پر جلد لاؤ
خرق عادت شاہ کی ہر دم عیاں — آنکھ جس کی ہو وہ جا دیکھے وہاں
سینکڑوں ان کی کراماتیں جلی — الجھ گیا ہے ہر زمانہ کا ولی